قال الإمام أبو محمد الدشتي رحمه الله (ت: ٦٦٥ھ):
ولا أئمة للمسلمين غير أصحاب الحديث.

ائمہ ثلاثہ

کا مذہب

مالك بن أنس رضي الله عنه
محمد بن إدريس الشافعي رضي الله عنه
أحمد بن حنبل رضي الله عنه

از قلم:
أبو خبيب محمد حذيفة

نظر ثانی و تصحیح:
ڈاکٹر شاہد مبین ندوی حفظہ اللہ
امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث لکھنؤ

الناشر
ایچ گرافیک، لکھنؤ

قال الإمام أبو محمد الدشتي رحمه الله (ت:٦٦٥ھ):
ولا أئمة للمسلمين غير أصحاب الحديث.

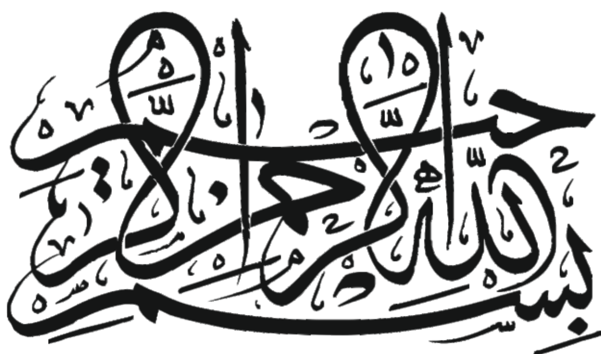
ائمہ ثلاثہ
کا مذہب

مالک بن انس رضی اللہ عنہ
محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ
أحمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

از قلم:
أبو خبيب محمد حذيفة

نظر ثانی و تصحیح:
ڈاکٹر شاہد مبین ندوی حفظہ اللہ
امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث لکھنؤ

الناشر
ایچ گرافیک، لکھنؤ



قال الإمام أبو محمد الدشتي رحمه الله (ت: ٦٦٥هـ):

ولا أئمة للمسلمين غير أصحاب الحديث.

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر
۵	تقریظ از ڈاکٹر شاہد مبین ندوی حفظہ اللہ	۱
۸	تقدمہ از ابو خبیب	۲
۱۰	ائمہ ثلاثہ کا مذہب	۳
۱۳	امام مالک بن انس رحمہ اللہ اہل الحدیث تھے	۴
۱۵	امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث	۵
۱۸	امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا اہل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا	۶
۱۹	امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ اہل الحدیث تھے	۷
۲۱	امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث	۸
۲۴	امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کا اہل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی	۹
	ترغیب دینا	
۲۴	امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کا اہل الحدیث کی مدح بیان کرنا	۱۰
۲۵	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اہل الحدیث تھے	۱۱
۲۸	ائمہ ثلاثہ اور ان کے اصحاب اہل الحدیث تھے	۱۲
۲۹	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث	۱۳
۳۲	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اہل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا	۱۴
۳۴	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اہل الحدیث کی مدح بیان کرنا	۱۵
۳۷	اہل الحدیث کا مذہب ائمہ ثلاثہ کا ہی مذہب ہے	۱۶

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد وعلی آله وصحبه أجمعین، اما بعد:

قال الله عز وجل: إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلۡإِسۡلَـٰمُۗ (دین اللہ رب العالمین کے نزدیک صرف الاسلام ہے۔) وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَـٰمِ دِينا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَـٰسِرِينَ. (اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔) اللہ رب العزت نے آخری پیغمبر حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل فرمادی اور فرمایا: ٱلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِينَكُمۡ وَأَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلۡإِسۡلَـٰمَ دِينا.ۚ (میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔) اللہ رب العزت نے اس دین کی جو تکمیل فرمائی حضرت محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اور ان پر دین اسلام کو نازل فرمایا، اللہ رب العزت نے قرآن پاک اتارا جو اس کا کلام ہے اور اس کے بعد قرآن پاک تشریح اور وضاحت کا حکم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا، اللہ ربّ العزّت نے فرمایا: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ. (ہم نے آپ کی طرف یہ نصیحت اتاری، تاکہ آپ لوگوں کے لیے کھول کر بیان کر دے جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا ہے۔)

چنانچہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کے حکم سے جو آپ کی طرف وحی اتاری جاتی تھی اس کی روشنی میں آپ نے دین اسلام کو پیش کیا، قرآن پاک کی تشریح کی اور اس کی تفسیر بیان کی تو اس طرح ہم دیکھتے ہیں اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ یہ دین اور شریعت قرار پاتی ہیں اور دین اسلام کے یہ دو سر چشمے ہیں ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی دعوت دی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی پر گامزن رہے اور ان کے بعد ان کی پیروی کرنے والے تابعین عظام رحمہم اللہ و تبع تابعین رحمہم اللہ اور ائمہ ھدیٰ سب اسی راہ پر گامزن رہے،

ہمارے عزیزِ محترم ابو خبیب محمد حذیفہ نے یہ مختصر مگر جامع رسالہ تیار کیا ہے جس میں ائمہ ثلاثہ کا منہج اور ان کا مسلک بیان کیا ہے کہ جو ان کی دعوت ہے یہی دعوت اھل الحدیث ہے، اھل الحدیث کا نام اور دعوت کوئی نئی نہیں ہے بلکہ یہ اتنی ہی قدیم ہے جتنی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کی ہوئی دعوت ہے، یہی منہج اھل الحدیث کا ہے، چنانچہ اس رسالہ میں دلائل کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہمارے جو ائمہ ھدیٰ ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی تشریح دی اور اس کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا، انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا ماخذ بنایا اور وہی دعوت انہوں نے پیش کی اور یہ گروہ اھل الحدیث کا گروہ کہلایا۔

مگر بعد کے دور میں کچھ ایسا ہوا کہ لوگوں کے اقوال، لوگوں کی آراء وہ کچھ اس طرح دین کا حصہ بن گئیں کہ دین کی دعوت کا جو اصل مقصد تھا اس کا بڑا حصہ ذہنوں سے اوجھل ہو گیا اور لوگ صرف اقوال رجال پر ہی پوری دین کی دعوت کا انحصار

کرنے لگے، لہٰذا یہ بات اچھی طرح سے واضح کی گئی ہے کہ ائمہ ھدیٰ سب کے سب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی دعوت دینے والے تھے اور اسی منہج پر گامزن تھے جو منہج حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا، آج کے اس پُر فتن دور میں اس بات کی بہت ضرورت ہے، جبکہ لوگ دین سے بیگانہ ہو رہے ہیں دین سے دور ہو رہے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی دعوت کی طرف پلٹ کر آئیں اور اسی طریقہ کو اختیار کریں اور یہی دین اسلام کی پیروی ہے، جو اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ. (کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی جائے۔) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا ہو گا اس کے لیے دنیا اور آخرت میں سر بلندی کا وعدہ ہے، وہ دنیا میں بھی کامیاب ہے اور آخرت میں بھی کامیاب ہے۔ لہاذا میری گزارش ہے کہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

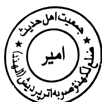
اللہ رب العزت ہم سب کا حامئی و ناصر ہو، ایمان پر ہم سب کا خاتمہ فرمائے۔

آمین یارب العالمین۔

کتبہ:

ڈاکٹر شاہد مبین ندوی

امیر ضلعی جمعیت اہل حدیث لکھنؤ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب العزّت نے اپنا آخری دین نازل فرمایا اور اس دین کی حفاظت و ترویج میں محدثین عظام رحمہم اللہ کا بڑا اہم کردار ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ.

مفہوم: بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔ [سورۃ الحجر: آیت:۹]

یہاں پر ذکر سے مراد قرآن و سنت دونوں ہیں، والحمد للہ۔ سنت (یعنی حدیث) کو روایت کرنا اور انہیں بیان کرنا اور انہی روایات میں غور و خوض اور تدبر کر کے مسائل کا استنباط کرنا یہ شرف محدثین عظام رحمہم اللہ کو حاصل ہوا اور وہ سنت کے شیدائی بنے، روایت و درایت کے علم کے اصل حقدار محدثین ہیں، ان کی کتب احادیث و آثار اور مسائل سے لبریز ہیں، وہی دین میں صحیح رہنمائی کرنے والے گروہ ہیں اور انہی کو اس کا خاص ملکہ حاصل ہے اور وہ سب کے سب اھل الحدیث ہیں۔

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسی بن الضحاک الترمذی رحمہ اللہ [المتوفی: -۲۷۹ھ] نے کہا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

مفہوم: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے لوگوں میں سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ صلاۃ (درود) بھیجے گا۔[الجامع الترمذی:۱/۱۱۵، رقم:٤٨٤، بتحقيق: رائد بن صبري إبن أبي علفه، طبع: دار الحضارة للنشر والتوزيع، وسنده حسن]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صحیح حدیث کے مصداق محدثین عظام رحمہم اللہ ہیں کیوں اہل الحدیث (محدثین) ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے خاص شغف رکھتے ہیں اور احادیث کی روایت کرنے اور انہیں بیان کرنے میں آپ پر سب سے زیادہ درود پڑھتے ہیں، چنانچہ:

امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی رحمہ اللہ [المتوفی:-۳۵۴ھ] فرماتے ہیں:

فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، إِذْ لَيْسَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ أَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ. مفہوم: اس حدیث میں دلیل ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب اہل الحدیث ہوں گے، کیوں کہ اس اُمت میں کوئی گروہ ان (اہل الحدیث) سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والا نہیں ہے۔[الإحسان فی تقریب صحیح إبن حبان:۳/۱۹۳، تحت رقم:۹۱۱، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، طبع: مؤسسة الرسالة]

معلوم ہوا کہ اہل الحدیث کا منہج درست و حق منہج ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اسی منہج و طریقہ پر گامزن رکھے، آمین یارب العالمین۔

حررہ: أبو خبیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین

وعلی آلہ وأصحابہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد:

ائمہ ثلاثہ یعنی

(۱). امام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی رحمہ اللہ [المتوفی :-۱۷۹ھ]

(۲). امام ابو عبد اللہ محمد بن إدریس الشافعی المُطلبی رحمہ اللہ [المتوفی :- ۲۰۴ھ]

(۳). ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ [المتوفی :-۲۴۱ھ]

کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے ان کی اساس وجڑیں اھل الحدیث کے مذہب پر ہیں جو کہ طائفہ منصورہ ہے، یہ تینوں ائمہ عقیدہ میں ایک ہیں اگرچہ فروع میں اجتہادی وجہ سے مختلف ہوں، کیوں کہ فروع میں اختلاف ہو جانا کوئی بڑی چیز نہیں ہوتی ہے، کسی کے پاس دلیل پہنچی تو اس نے اس دلیل کی بُنیاد پر فتویٰ دیا کسی کے پاس دلیل نہیں پہنچی تو اس نے اپنے اجتہاد کی بُنیاد پر فتویٰ دیا بعد والے دلیل کے موافق قول کی پیروی کریں گے اجتہادی خطا کو چھوڑ دیں گے، یہی مسلمہ اصول ہے، والحمد للہ۔ ائمہ ثلاثہ کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے کیونکہ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا یہی وجہ رہی کے دینِ اسلام میں کئی مذاہب قائم ہوئے لیکن انتہاء دو مدرسہ پر ہوئی ایک اھل الحدیث کا مدرسہ اور ایک اہل الرائے کا مدرسہ اور ائمہ ثلاثہ کا مدرسہ اھل الحدیث کا مدرسہ ہے اہل الرائے کے مدرسہ کے امام، امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب ہیں یہی دو قسمِ شریعت اسلامیہ میں بن گئی، چار مذاہب کا دور تو ۴۰۰ ہجری کے بعد رواج میں آیا جس کی کوئی اصل نہیں ہے اصل تو اھل الحدیث اور اہل الرائے کے درمیان اختلاف ہے،

چنانچہ :

امام ابوزید ولی الدین عبدالرحمٰن بن خلدون رحمہ اللہ [المتوفی :-۸۰۸ھ] فرماتے ہیں :

وانقسم الفقه فيهم إلى طريقتين: طريقة أهل الرّأي والقياس وهم أهل العراق وطريقة أهل الحديث وهم أهل الحجاز. وكان الحديث قليلا في أهل العراق لما قدّمناه فاستكثروا من القياس ومهروا فيه فلذلك قيل أهل الرّأي. ومقدّم جماعتهم الّذي استقرّ المذهب فيه وفي أصحابه أبو حنيفة وإمام أهل الحجاز مالك بن أنس والشّافعيّ من بعده. مفہوم : اگلوں میں فقہ کے دو طریقے ہوگئے، ایک طریقہ اہل الرائے والقیاس کا جو ہے عراق والوں کا ہے، دوسرا طریقہ اہل الحدیث کا اور وہ حجاز والوں کا طریقہ ہے، اور عراق والوں میں بوجہ مذکورہ، حدیث کم تھیں تو انہوں نے کثرت سے قیاس کیا اور قیاس میں ہی ماہر ہوئے اس لیے انہیں اہل الرائے کہا گیا اور اس جماعت کے پیشوا جن میں اور جن کے شاگردوں میں یہ مذہب مقرر ہو گیا وہ امام ابو حنیفہ ہیں، اور حجاز والوں کے پیشوا امام مالک رحمہ اللہ پھر امام شافعی رحمہ اللہ ہیں۔

[مقدمة إبن خلدون:٥٦٤/١، حواشيه: خليل شحادة، طبع: دار الفكر]

امام ابن خلدون رحمہ اللہ نے بجا فرمایا یہ دو مدرسوں میں ہی فقہ کو تقسیم کیا گیا، یاد رہے اھل الحدیث کے مدرسہ میں حدیث وآثار سے مسائل کا استنباط ہوتا رہا اور اہل الرائے میں حدیث وآثار کی کمزوری تھی چنانچہ ان کی فقہ کا مدار قیاس پر ہے، یہی

وجہ رہی کہ اھل الحدیث کا مذہب ہی احکم واسلم مذہب ہے۔

شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم الدہلوی [المتوفی:-۱۱۷۶ھ] فرماتے ہیں:

وَكَانَ أعظمهم شَأْنًا وأوسعهم رِوَايَة وأعرفهم للْحَدِيث مرتبَة وأعمقهم فقها أَحْمد بن حَنْبَل ثمَّ إِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَكَانَ تَرْتِيب الْفِقْه على هَذَا الْوَجْه يتَوَقَّف على جمع شَيْء كثير من الْأَحَادِيث والْآثَار.

مفہوم: محدثین میں سب سے بڑی شان والے اور زیادہ روایت والے اور حدیث کے مراتب کو زیادہ پہچاننے والے اور معانیٔ نصوص کو خوب سمجھنے والے امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۴۱ھ] ہیں، امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراھیم بن مخلد راھویہ رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۳۸ھ] ہیں، اور فقہ کی ترتیب اس طور پر بہت احادیث وآثار جمع کرنے پر موقوف تھی۔[الانصاف فی بیان أسباب الاختلاف للدھلوی:۱/۵٤، علق علیه: عبد الفتاح أبو غدة، طبع: دار النفائس-بیروت]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب کے کلام سے معلوم ہوا کہ محدثین عظام رحمہم اللہ کی فقہ کی اساس احادیث وآثار ہیں، یہی وجہ ہے کہ ائمہ ثلاثہ کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین البیھقی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۵۸ھ] نے کہا:

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ قال: سمعت أبا زكريا يحيى بن محمد العنبري يقول: طبقات أصحاب الحديث خمسة: المالكية، والشافعية، والحنبلية، والراهويّه، والخُزَيمية. مفہوم: امام ابو زکریا یحییٰ بن محمد بن عبد اللہ العنبری رحمہ اللہ [المتوفی:-۳۴۴ھ] فرماتے ہیں:

اصحاب الحدیث (اھل الحدیث) کے پانچ طبقے ہیں، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ، راہویّہ اور خزیمیہ۔ [المدخل إلی السنن الکبری للبیہقی: ۹۰/۱ھ، رقم: ۱۲۷۲، تخریج: محمد عوامۃ، طبع: دار المنہاج، وسندہ صحیح]

امام یحییٰ بن محمد العنبری رحمہ اللہ کے اس صحیح قول سے معلوم ہوا کہ ائمہ مجتہدین اور ان کے طلباء سب کے سب اھل الحدیث تھے سوائے اہل الرائے کے۔

امام ابو بکر البیہقی رحمہ اللہ کو بعض لوگ امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا مقلد باور کراتے ہیں جو درست نہیں ہے، اگر امام ابو بکر البیہقی رحمہ اللہ امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کے مقلد ہوتے تو امام یحییٰ بن محمد العنبری رحمہ اللہ کے قول پر یہ ہر گز نہ کہتے، ملاحظہ فرمائیں:

امام ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ [المتوفی: -۴۵۸ھ] نے فرماتے ہیں:

لقد أصاب العنبري فيما قال. مفہوم: العنبری (یحییٰ بن محمد العنبری رحمہ اللہ) نے درست بات کہی ہے۔ [المدخل إلی السنن الکبری للبیہقی: ۹۰/۱ھ، رقم: ۱۲۷۳، تخریج: محمد عوامۃ، طبع: دار المنہاج]

معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ اور ان کے مذاہب سے موافقت رکھنے والے سب کے سب اھل الحدیث تھے، کیوں کہ اصل مدرسہ اہل الرائے کے مقابلے اھل الحدیث کا ہی تھا۔

(۱). امام ابو عبد اللہ مالک بن انس بن مالک المدنی رحمہ اللہ [المتوفی: -۱۷۹ھ] اھل الحدیث تھے۔

امام ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم النیساپوری رحمہ اللہ [المتوفی: -۲۶۱ھ] صحیح مسلم کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

أَئِـمَّـةُ أَهْلِ الْحَدِيثِ. مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ. مفہوم: اھل الحدیث کے امام مثلاً امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ۔ [صحیح مسلم: ۱/۱۰، بتحقیق: رائد بن صبری ابن أبی علفة، طبع: دار طویق للنشر و التوزیع-الریاض]

امام مسلم رحمہ اللہ نے بالجزم امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کو اھل الحدیث کے امام میں شُمار کیا ہے۔

امام ابو عمر یوسف ابن عبد البر النمری رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۶۳ھ] عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن معمر کے ذکر میں فرماتے ہیں:

رَوَى عنهُ جماعةٌ من أئمّةِ أهلِ الحديثِ، منهُم: مالكٌ. مفہوم: ان سے اھل الحدیث کے اماموں کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جیسے امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ۔ [التمهيد لابن عبد البر: ۱۱/۲۵۳، بتحقيق: بشار عواد معروف، طبع: مؤسسة الفرقان للتراث الإسلامی]

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے بھی بالجزم امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کو اھل الحدیث کے امام میں شُمار کیا ہے۔

امام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام النمیری الحرانی ابن تیمیہ رحمہ اللہ [المتوفی:-۷۲۸ھ] فرماتے ہیں:

وكذلك أكثر أئمة أهل الحديث مثل مالك. مفہوم: اور اسی طرح اکثر اھل الحدیث کے امام مثلاً امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ۔ [جواب الاعتراضات المصرية على الفتيا الحموية لابن تيمية: ۱/۴۲، بتحقيق: محمد عزير شمس رحمه الله، طبع: دار إبن حزم]

ائمہ کی ان کی تصریحات سے معلوم ہوا کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ اھل

الحدیث تھے بلکہ اھل الحدیث کے امام تھے جبکہ یہاں تک ہی نہیں بلکہ حدیث کے امیر المومنین بھی تھے جیسا کہ :

امام ابواحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ [المتوفی :-۳۶۵ھ] نے کہا:

حَدَّثَنَا علي بن أحمد بْنِ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: قِيلَ لِيَحْيَى بْنِ مَعِين: حَدِيثُ مَالِكٍ: اللِّقَاحُ وَاحِدٌ، لَيْسَ يَرْوِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ قَالَ: دَعْ مَالِكًا، مَالِكٌ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ. مفہوم:

امام احمد بن سعد بن ابی مریم رحمہ اللہ (ثقہ) فرماتے ہیں: امام جرح و تعدیل یحیٰ بن معین رحمہ اللہ [المتوفی :-۲۳۳ھ] سے پوچھا گیا: کیاآپ کو امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کی حدیث "اللقاح واحد" پتہ چلی کیاان کے علاوہ کسی اور نے اسے روایت نہیں کیاہے (امام یحیٰ بن معین رحمہ اللہ نے) فرمایا: امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کو ایسا کرنے دو کیوں کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ حدیث میں امیر المومنین ہیں۔[الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی،۱/۱۰۲، بتحقیق: لجنة من المختصين باشراف الناشر، الطبعة: دار الفكر، و سنده صحيح]

امام یحیٰ بن معین رحمہ اللہ خود اھل الحدیث کے امام ہیں انہوں نے امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کو امیر المومنین فی الحدیث قرار دیا کیوں کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ اھل الحدیث کے امام تھے۔

امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ [المتوفی :-۳۲۷ھ] نے کہا:

نا أحمد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ

سَمِعْتُ مَالِكًا سُئِلَ عَنْ تَخْلِيلِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي الْوُضُوءِ فَقَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ فَتَرَكْتُهُ حَتَّى خَفَّ النَّاسُ فَقُلْتُ لَهُ: عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ سنة، فقال: وماهي؟ قلت حدثنا الليث ابن سَعْدٍ وَابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَلِّكُ بِخِنْصَرِهِ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ. فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حَسَنٌ، وَمَا سَمِعْتُ بِهِ قَطُّ إِلا السَّاعَةَ. ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يسأل فيأمر بتخليل الاصابع. مفہوم: امام ابو محمد عبد اللہ بن وھب بن مسلم المصری رحمہ اللہ [المتوفی:-۱۹۷ھ] بیان کرتے ہیں: امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ سے وضوء میں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے بارے میں سوال کیا گیا، توانھوں فرمایا: یہ لوگوں پر ضروری نہیں ہے میں ان کے پاس سے ہٹ گیا یہاں تک کہ جب لوگ کم ہوگئے تو میں نے ان سے عرض کیا: میرے پاس اس بارے میں ایک حدیث موجود ہے (امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ) نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے پوری سند کے ساتھ سیدنا مستورد بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ کی حدیث سُنائی کہ سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان اپنی چھوٹی انگلی (چھنگلی) کو مَلتے ہیں (یعنی خلال کرتے ہیں) (یہ سن کر امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ) نے فرمایا: یہ حدیث بہت عمدہ ہے، میں نے اس سے پہلے یہ حدیث نہیں سُنی تھی، پھر میں (امام ابن وھب

رحمہ اللہ) نے (امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ) سے سنا: جب بھی ان سے (پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے بارے میں) سوال کیا جاتا تو وہ پاؤں کی انگلیوں کے خلال کا حکم دیتے تھے۔[تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم،۱/۶۹-۷۰، بتحقيق: مصطفیٰ عبد القادر عطا، طبع: دار الكتب العلمية-بيروت، وسنده صحيح]

معلوم ہوا کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے سامنے جب حدیث ثابت ہو جاتی تھی تو اسی کے مطابق ان کا مذہب ہو جاتا تھا، یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ دینِ اسلام میں اندھی تقلید سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ ایک مجتہد پر احادیث وآثار کا مخفی رہ جانا بڑی بات نہیں ہے جیسا کے امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے ساتھ معاملہ پیش آیا تھا اور آپ رحمہ اللہ نے حدیث سے ناواقف ہونے کی بنیاد پر فتویٰ بھی دے دیا تھا لیکن اس کے برعکس حدیث موجود تھی جس کا علم امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے پاس نہیں تھا یہاں تک کہ ان کے شاگرد نے ہونے اطلاع دی تو امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ نے پھر اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیا یہی اھل الحدیث کا مذہب ہے، امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے تعلق سے امام ابو محمد ابن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا:

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ [المتوفیٰ:-۳۲۷ھ] فرماتے ہیں:

باب ما ذكر من اتباع مالك لأثار رسول الله صلى الله عليه وسلم ونزوعه عن فتواه عند ما حدث عن النبي صلى الله عليه وسلم خلافه.

مفہوم: باب اس بات کے ذکر میں کہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی کیسے اتباع کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث آپ رحمہ اللہ کے فتویٰ کے خلاف آجاتی تھی تو (اپنے فتویٰ) سے رجوع کر لیتے تھے (اور حدیث پر عمل پیرا ہو جاتے تھے۔) [تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم، ۶۹/۱، بتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، طبع: دار الكتب العلمية-بيروت]

یہی اھل الحدیث کا منہج و مذہب ہے، والحمد للہ۔

امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کا اھل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔

امام ابوزرعۃ عبد الرحمٰن بن عمرو بن عبد اللہ الدمشقی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۸۱ھ] نے کہا:

حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ قال: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: وَدَّعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، أَوْصِنِي ، قَالَ: تَقْوَى اللَّهِ، وَطَلَبُ الْعِلْمِ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهِ. مفہوم: ابوالھیثم خالد بن خداش بن عجلان رحمہ اللہ [المتوفی:- ۲۲۳ھ او ۲۲۴] فرماتے ہیں: میں نے امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے مجھے تقویٰ اختیار کرنے اور اہل علم سے طلب علم کی ہدایت کی۔ [تاريخ أبو زرعة الدمشقي: ۱۸۱/۱-۱۸۲، رقم: ۹۲۳، حواشيه: خليل المنصور، طبع: دار الكتب العلمية-بيروت، وسنده حسن]

اور حلیۃ الأولیاء کے الفاظ ہیں: وَطَلَبُ الْحَدِيثِ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهِ. مفہوم: اور اھل الحدیث سے طلب حدیث کی ہدایت کی۔ [حلية الأولياء لأبي نعيم: ۲۴۱/۵، خرج أحاديثه: سامي أنور جاهين، طبع: دار الحديث-القاهرة] معلوم ہوا کہ امام مالک بن

انس المدنی رحمہ اللہ لوگوں کو اهل الحدیث سے حدیث طلب کرنے کی ترغیب دلاتے تھے کیوں وہی انکا مذہب تھا، والحمد للہ۔

(۲). امام ابو عبد اللہ محمد بن إدریس الشافعی المُطلبی رحمہ اللہ [المتوفی :- ۲۰۴ھ] اهل الحدیث تھے۔

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الأصبهانی رحمہ اللہ [المتوفی :- ۴۳۰ھ] فرماتے ہیں:

وَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ مَذْهَبَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. مفہوم: امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ اهل الحدیث کے مذہب پر چلے۔ [حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۲۵۲/۷، خرج أحادیثه: سامی أنور جاهین، طبع: دار الحدیث-القاهرة]

امام ابو نعیم الاصبهانی رحمہ اللہ نے بالجزم امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا مذہبِ اهل الحدیث کا مذہب بیان فرمایا ہے۔

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف بن مری النووی رحمہ اللہ [المتوفی :- ۶۷۶ھ] امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

نشر علم الحدیث وأقام مذهب اهله. مفہوم: آپ نے علم الحدیث کو پھیلایا اور مذہب اهل الحدیث قائم کیا۔ [تهذیب أسماء واللغات للنووی: ۴۷/۱، طبع: إدارة الطباعة المنیریة]

امام نووی رحمہ اللہ نے واضح کیا کہ امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ نے اپنے زمانے میں بہت زیادہ حدیث کو نشر کیا ہے اور اهل الحدیث کے مذہب کو قائم کیا ہے یعنی کے مذہبِ اهل الحدیث کو قائم رکھا ہے کیونکہ یہ مذہب تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعینؒ و تبع تابعین رحمهم اللہ سے ہے اسی پر امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ سے

پہلے امام ابو عبد اللہ مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ بھی تھے جیسا کہ آپ نے پچھلے سطور میں پڑھا ہے، ساری بات کا خلاصہ یہ ہوا کہ امام ابو عبد الشافعی رحمہ اللہ اھل الحدیث کے امام ہیں، وہی ان کا مذہب ہے، یاد رہے بعض لوگ امام نووی رحمہ اللہ کو امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا مقلد باور کرواتے ہیں لیکن امام نووی رحمہ اللہ مقلد نہیں ہیں بلکہ ان کی رائے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کے موافق ہے، ان سب کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے۔

امام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام النمیری الحرانی ابن تیمیہ رحمہ اللہ [المتوفی:-۷۲۸ھ] فرماتے ہیں:

أَخَذَ مَذْهَبَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ. مفہوم: (امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ) نے اپنے لیے مذہب اھل الحدیث کو پسند کر کے اختیار کر لیا تھا۔[منهاج السنة النبوية لابن تيمية:۵۳۰/۷، بتحقيق: محمد رشاد سالم، طبع: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی بالجزم امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا مذہبِ اھل الحدیث کا مذہب بیان فرمایا ہے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر بن ایوب ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ [المتوفی:-۷۵۱ھ] فرماتے ہیں:

وَإِمَامِ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْحَدِيثِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ. مفہوم: اور فقہاء اھل الحدیث کے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ۔[زاد المعاد لابن قيم:۲۹۱/۲، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط | عبد القادر الأرنؤوط، طبع: مؤسسة الرسالة]

ائمہ محدثین کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے، والحمد للہ۔

امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ [المتوفی:-۳۲۷ھ] فرماتے ہیں:

ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ بْنَ يَحْيى، يَقُولُ: قَالَ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: كُلُّ مَا قُلْتُ، وَكَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلافُ قَوْلِي مِمَّا يَصِحُّ، فَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى، وَلا تُقَلِّدُونِي. مفہوم: امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۰۴ھ] فرماتے ہیں: میری ہر بات کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے خلاف ہو (چھوڑ دو) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سب سے زیادہ بہتر ہے اور میری تقلید نہ کرو۔[آداب الشافعی و مناقبه لابن أبی حاتم الرازی:۱/۵۱، بتحقیق:عبد الغنی عبد الخالق، طبع:دار الکتب العلمیة-بیروت، وسنده حسن]

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۵۸ھ] فرماتے ہیں:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، وَرَوَى حَدِيثًا، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: تَأْخُذُ بِهَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: مَتَى رُوِّيتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا صَحِيحًا وَلَمْ آخُذْ بِهِ وَالْجَمَاعَةُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنَّ عَقْلِي قَدْ ذَهَبَ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى رُءُوسِهِمْ.

مفہوم: امام ابو محمد ربیع بن سلیمان المرادی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۷۰ھ] فرماتے

ہیں : میں نے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کو سُنا، انہوں نے ایک حدیث بیان کی، اِس پر ایک شخص نے کہا: اے ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ ! کیا آپ اس (حدیث) کو لیتے ہیں؟ (یعنی کیا یہی آپ کا مسلک بھی ہے) تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح حدیث روایت کروں پھر اسے نہ اپناؤں تو لوگوں میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میری عقل ختم ہو گئی ہے، اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان کے سروں کی طرف اشارہ کیا۔[معرفة السنن والآثار للبيهقي:۱/۲۱۶-۲۱۷، رقم:٤٥٣، خرج حديثه: عبد المعطی أمين قلعجی، طبع: دار قتيبة للطباعة والنشر-بيروت، وسنده صحيح]

امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد الاصبہانی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۳۰ھ] نے کہا:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَصَّاصُ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ الشَّافِعِيَّ عَنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: فَمَا تَقُولُ فَارْتَعَدَ وَانْتَفَضَ وَقَالَ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْتُ بِغَيْرِهِ. مفہوم: ایک شخص نے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ سے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوال کیا اور (پھر حدیث سننے کے بعد) اس شخص نے ان سے کہا آپ کا کیا قول ہے؟ یہ سن کر امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ تھرّا اُٹھے اور فرمانے لگے: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کونسی زمین مجھے پناہ دیگی اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو روایت کروں اور اس کے خلاف بات کہوں۔[حلية الأولياء لأبی نعيم:۷/۲۵۲، خرج

أحاديثه: سامی أنور جاهين، طبع: دار الحديث-القاهرة، وسنده حسن]
امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی موجودگی میں کسی اور کے قول کی طرف التفات نہیں کرتے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث ہی ان کا مذہب تھا کیوں کہ وہ اھل الحدیث کے مذہب پر گامزن تھے، سنت وآثار کے متبع تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ثابت ہو جانے کے بعد اپنی بات کو چھوڑ کر حدیث کی طرف رجوع کر لیتے تھے، جیسا کہ آپ کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے ملاحظہ فرمائیں:
امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی البیہقی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۵۸ھ] نے کہا:
أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الدُّورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: كَانَ أَحْسَنُ أَمْرِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدِي أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْخَبَرَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ، قَالَ بِهِ وَتَرَكَ قَوْلَهُ. مفهوم: امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۴۱ھ] فرماتے ہیں کہ: مجھے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کی سب سے عمدہ بات یہ لگتی تھی کہ: جب وہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سُنتے جو ان کے پاس نہ ہوتی، تو فوراً اسے اپنا کر اپنی بات کو ترک کر دیتے تھے۔ [المدخل الى السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۲۰۵-۲۰۶، رقم: ۲۵۱، بتحقيق: الدكتور محمد الضياء الرحمن الاعظمى، طبع: دار الخلفاء للكتاب الاسلامى، وسنده صحيح] یہی اھل الحدیث کا منہج اور مذہب ہے، والحمد للہ۔

امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا اھل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔

امام ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد بن علی الھروی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۸۱ھ] نے کہا:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَارُودِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْقَرَّابِ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى السَّاجِيُّ عَنِ الْبُوَيْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّهُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ صَوَابًا. مفہوم: امام ابو یعقوب یوسف بن یحییٰ البویطی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۳۱ھ] فرماتے ہیں: میں نے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اھل الحدیث کے پاس جاؤ (یعنی ان سے علم حاصل کرو) یہ (اھل الحدیث) دوسرے لوگوں سے زیادہ درستی پر ہیں۔[ذم الکلام و أهله:۳/۳۰۷-۳۰۸، رقم:۴۰۳، تعليق: عبد الله بن محمد الأنصاری، طبع: مكتبة الغرباء الأثرية، وسنده صحيح]

معلوم ہوا کہ امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ لوگوں کو اھل الحدیث سے علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتے تھے کیوں کہ وہی ان کا مذہب تھا، والحمد للہ۔

امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا اھل الحدیث کی مدح بیان کرنا۔

امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۶۳ھ] نے کہا:

قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْفَقِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يُونُسَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى، يَقُولُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتَ

رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، فَكَأَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا. مفہوم: امام ابو موسی یونس بن عبد الاعلی بن میسرہ رحمہ اللہ [المتوفی :-۲۶۴ھ] فرماتے ہیں: میں نے امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: جب میں کسی اھل الحدیث کو دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باحیات دیکھ لیا ہو۔ [شرف أصحاب الحديث للخطيب:٤٦/١، رقم:٩٠، بتحقيق: محمد سعيد خطى اوغلى، طبع: دار إحياء السنة النبوية، وسنده صحيح]

امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ کا اھل الحدیث کی مدح بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ یہی قوم سب سے درست راستے پر ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر پورے کے پورے گامزن ہیں انہی کی فقہ قرآن و حدیث والی فقہ ہے، اسی پر امام ابو عبد اللہ الشافعی رحمہ اللہ گامزن ہیں، اور یہی ان کا مذہب ہے، والحمد للہ۔

(۳). امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ [المتوفی :-۲۴۱ھ] اھل الحدیث تھے۔

امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی :- ۴۶۳ھ] نے کہا:

أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ الْكَاتِبُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِي، قَالَ: سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ، يُحِبُّ أَهْلَ الْحَدِيثِ، مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ،

وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ، وَذَكَرَ قَوْمًا آخَرِينَ، فَإِنَّهُ عَلَى السُّنَّةِ وَمَنْ خَالَفَ هَذَا فَاعْلَمْ أَنَّهُ مُبْتَدِعٌ. مفہوم: امام ابو رجاء قتیبہ بن سعید البلخی رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۴۰ھ] فرماتے ہیں: جب کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ اہل الحدیث جیسے امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ، امام عبد الرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ وغیرہم اہل الحدیث سے محبت کرتا ہے تو سمجھو وہ اہل سنّت ہے اور اگر محبت نہ کرے تو وہ بدعتی ہے۔ [شرف أصحاب الحديث للخطيب:۱/۷۱-۷۲، رقم:۱۵۳، بتحقيق: محمد سعيد خطى اوغلى، طبع: دار إحياء السنة النبوية، الأثر صحيح]

امام قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ نے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بالجزم اہل الحدیث میں شُمار کیا ہے۔

امام ابو عمر یوسف ابن عبد البر النمری رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۶۳ھ] فرماتے ہیں:

أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَهُوَ إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ. مفہوم: امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور وہ اہل الحدیث کے امام ہیں۔ [التمهيد لابن عبد البر:۷/۶۸، بتحقيق: بشار عواد معروف، طبع: مؤسسة الفرقان للتراث الإسلامى]

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے بالجزم امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو امام اہل الحدیث قرار دیا ہے۔

امام ابو الحسین محمد بن ابو یعلی الفراء البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی:-۵۲۶ھ] اپنے وقت کے علماء سے نقل کرتے ہیں:

أحمد رجل من أهل الحديث.

مفہوم : امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اھل الحدیث تھے۔[طبقات الحنابلة:۳۲/۱، بتحقيق: عبد الرحمن بن سليمان العثيمين، طبع: الأمانة العامة للاحتفال بمرور مائة سنة على تأسيس المملكة]

امام ابن ابی یعلیٰ رحمہ اللہ نے اپنے وقت کے علماء کا امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اھل الحدیث ہونے پر اتفاق نقل کیا ہے۔

امام ابو محمد محمود بن ابی القاسم الدشتی رحمہ اللہ [المتوفی :- ٦٦۵] ائمہ ثقات اثبات جس میں امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی موجود ہیں، ان لوگوں کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

وكل واحد منهم له تصانيف كثيرة، وإمام من أئمة الإسلام، وحافظ من الحفاظ، وعالم من العلماء، وفقيه من الفقهاء، وشيخ من المشايخ، فكلهم من أصحاب الحديث. مفہوم : اور ہر ایک کی اس معاملے میں بہت زیادہ تصانیف ہیں، وہ ائمہ اسلام میں سے امام ہیں، حفاظ میں سے حافظ ہیں، علماء میں سے عالم ہیں، فقہاء میں سے فقیہ ہیں، مشائخ میں سے شیخ ہیں، سب کے سب اھل الحدیث میں ہیں۔[إثبات الحد لله للدشتی:۱۰۰/۱، علق عليه: أبو عبد الله عامل آل حمدان، طبع: دار اللؤلؤة]

امام ابو محمد الدشتی رحمہ اللہ نے بالجزم امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ مذہبِ اھل الحدیث میں شُمار کیا۔

امام ابو العباس احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام النمیری الحرانی ابن تیمیہ رحمہ اللہ [المتوفی :- ۷۲۸ھ] ایک شخص کے بابت فرماتے ہیں :

وَانْتَسَبَ إِلَى مَذْهَبِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالسُّنَّةِ، كَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَمْثَالِهِ.

مفہوم: اور ان کا تعلق مذہب اہل الحدیث اور سنت سے تھا جیسے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے مثل (یعنی محدثین عظام رحمہم اللہ)۔ [منهاج السنة النبوية لابن تيمية: ۹/۸، بتحقيق: محمد رشاد سالم، طبع: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بصراحت اہل الحدیث قرار دیا، والحمد للہ۔ اس عبارت میں ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو حنبلی مقلد باور کرواتے ہیں، جبکہ یہ بات مسلمہ اصول سے ثابت ہے کہ اپنے آپ کو مالکی، شافعی، حنبلی کہنے والے امام سب کے سب اہل الحدیث ہیں صرف ان کی رائے اس امام سے موافقت کی وجہ سے ان کی طرف نسبت کرتے ہیں لیکن ان کی اصل اہل الحدیث کی اصل ہے جیسا کہ امام یحییٰ بن محمد العنبری رحمہ اللہ نے صراحت کی ہے، جیسا کہ پچھلے سطور میں مذکور ہے اور امام شہرستانی نے بھی اس کی وضاحت کی ہے ملاحظہ کریں:

امام ابو الفتح محمد بن عبد الکریم الشہرستانی [المتوفی: ۵۴۸ھ] فرماتے ہیں:

أصحاب الحديث: وهم أهل الحجاز؛ هم: أصحاب مالك بن أنس، وأصحاب محمد بن إدريس الشافعي، وأصحاب سفيان الثوري، وأصحاب أحمد بن حنبل، وأصحاب داود بن علي بن محمد الأصفهاني.

وإنما سموا: أصحاب الحديث. مفہوم: اہل الحدیث اور وہ اہل حجاز ہیں، وہ امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ کے اصحاب، امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کے

اصحاب، امام سفیان الثوری رحمہ اللہ کے اصحاب، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اصحاب، امام داوٗد بن علی بن محمد الاصبہانی رحمہ اللہ کے اصحاب ہیں، ان کو اھل الحدیث کے نام سے پکارا جاتا ہے۔[الملل والنحل للشهرستانی:۲۴۲/۱، بتحقیق: أمیر علی مهنا| علی حسن فاعور، طبع: دار المعرفة-بیروت]

معلوم ہوا کہ ان ائمہ کے اصحاب اور ان کی طرف اپنی نسبت رکھنے والے سب کے سب اھل الحدیث ہیں۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن ابو بکر بن ایوب ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ [المتوفی:-۷۵۱ھ] فرماتے ہیں:

وقد وثّقه أئمة الحديث، كالإمام أحمد، ويحيى بن سعيد، ويحيى بن معين، وغيره. مفہوم: (محمد بن عمرو بن عطاء) کو ائمہ حدیث جیسے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام یحیٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ اور امام یحیٰ بن معین رحمہ اللہ وغیرہم نے ثقہ قرار دیا ہے۔[رفع الیدین فی الصلاة لابن قیم:۲۳۹/۱، بتحقیق: علی بن محمد العمران، طبع: دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع]

ائمہ محدثین کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ اھل الحدیث تھے اور وہ اھل الحدیث کے مذہب پر گامزن تھے، والحمد للہ۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا عمل بالحدیث۔

امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی:-۴۶۳ھ] نے کہا:

وَحُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ الْخُتُّلِيِّ، قَالَ: نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ الْخَلَّالُ، نا الْمَرُّوذِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي أَحْمَدُ: مَا كَتَبْتُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَقَدْ عَمِلْتُ بِهِ، حَتَّى مَرَّ بِي الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى أَبَا طَيْبَةَ دِينَارًا، فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ دِينَارًا حَتَّى احْتَجَمْتُ. مفہوم: امام ابو بکر احمد بن محمد بن حجاج المروذی رحمہ اللہ [المتوفی: ۲۷۵ھ] فرماتے ہیں: امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: میں جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی (صحیح) حدیث (کسی محدث سے سن کر) لکھتا ہوں تو اس پر عمل کرتا ہوں، حتیٰ کہ ایک بار میں نے یہ حدیث لکھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروایا (پچھنہ لگوایا) تو ابو طیبہ (پچھنہ لگانے والے) کو ایک دینار دیا، تو میں نے بھی حجام کو ایک دینار دیا اور پچھنہ لگوایا۔ [الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع:۱/۵۳، رقم:۱۸٤، خرج أحادیثه: ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضة، طبع: دار الکتب العلمیة-بیروت]

تنبیہ: سند میں امام ابو بکر الخطیب البغدادی رحمہ اللہ اور عبد العزیز بن جعفر رحمہ اللہ کے درمیان انقطاع ہے لیکن یہ انقطاع مضر نہیں ہے، کیونکہ احتمال ہے کہ امام خطیب البغدادی رحمہ اللہ نے اپنے کسی ثقہ استاذ سے سنا ہوگا، کیوں کہ اس معنیٰ کا قول امام ابو بکر المروذی رحمہ اللہ کی اصل کتاب "کتاب الورع" میں موجود ہے۔

امام ابو بکر احمد بن محمد بن حجاج المروذی رحمہ اللہ [المتوفی: ۲۷۵ھ] فرماتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ مَا أَعْطَيْنَاهُ. مفہوم: میں نے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل

رحمہ اللہ سے پچھنہ لگانے والے کی کمائی کے متعلق پوچھا؟ تو آپ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزدوری نہ دی ہوتی تو ہم بھی نہ دیتے۔ [كتاب الورع للمروذی:۷۱/۱، رقم:۲۱۰، بتحقيق: سمير بن أمين الزهيری، طبع: دار الصميعی للنشر والتوزيع]

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ثابت ہو جانے کے بعد وہی آپ کا مسلک اور مذہب ہو جاتا تھا اسی پر آپ فتویٰ دیتے تھے، کیوں کہ آپ کا مذہب اہل الحدیث کا مذہب تھا۔

امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی:- ۴۶۳ھ] نے کہا:

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ومُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ الشُّوكِيُّ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاعِظُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَقُولُ: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ. مفہوم: امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو رد کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دہانے پر ہے۔ [الفقيه والمتفقه للخطيب:۲۸۹/۱، رقم:۲۸٤، بتحقيق: عادل بن يوسف العزازی، طبع: دار إبن الجوزی، وسنده صحيح]

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ [المتوفی:- ۲۷۵ھ] فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَحْمَدَ، يَقُولُ: الِاتِّبَاعُ: أَنْ يَتَّبِعَ الرَّجُلُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَعَنۡ أَصۡحَابِہِ، ثُمَّ هُوَ مِنۡ بَعۡدُ فِي التَّابِعِينَ مُخَیَّرٌ.

مفہوم: میں نے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: اتباع کہتے ہیں: آدمی اس چیز کی پیروی کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہو اور جو بعد میں تابعین سے منقول ہو اسے اختیار ہے۔ (اگر کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں ہو گا تو اسے قبول کیا جائے گا ورنہ اسے چھوڑ دیا جائے گا۔) [مسائل الإمام أحمد روایة أبی داؤد:۱/۳٦۸، رقم:۱۷۸۹، بتحقیق: أبی معاذ طارق بن عوض الله بن محمد، طبع: مکتبة ابن تیمیة]

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ متبع سنت تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل پیرا رہتے تھے اور لوگوں کو بھی حدیثِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے چمٹے رہنے کی نصیحت کرتے تھے، کیوں کہ آپ کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب تھا، والحمد للہ۔

امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اھل الحدیث سے حدیث اور علم حاصل کرنے کی ترغیب دینا۔

امام ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن إحمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ [المتوفی:-۲۹۰ھ] فرماتے ہیں:

سَأَلت ابي عَن الرجل يُرِيد ان يسْأَل عَن الشَّيْء من امْر دينه مِمَّا يبتلى بِهِ من الايمان فِي الطَّلَاق وَغَيره وَفِي مصر من اصحاب الرَّأْي وَمن اصحاب الحَدِيث لَا يحفظون وَلَا يعْرفُونَ الحَدِيث الضَّعِيف وَلَا الاسناد الْقوي فَلِمَنْ يسْأَل لاصحاب الرَّأْي اَوْ لهَؤُلَاء اعني اصحاب

الحَدِيث على مَا قد كَانَ من قلّة معرفتهم قَالَ يسْأَل اصحاب الحَدِيث لَا يسْأَل اصحاب الرَّأْي. مفہوم: میں نے اپنے والد (امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ) سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو دین کے کسی مسئلہ میں جیسے طلاق میں (قسم) وغیرہ سوال کرنا چاہتا ہو اور اس کے شہر میں اہل الرائے اور اھل الحدیث ہیں مگر یہ اھل الحدیث نہ حدیث کو صحیح سے یاد رکھ پاتے ہیں نہ ہی حدیث میں ضعیف و قوی سند میں فرق کر پاتے ہیں، ان دونوں (گروہ) میں سے کس سے سوال کرے؟ اصحاب الرائے سے یا کم جانکاری والے اھل الحدیث سے (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نے فرمایا: اھل الحدیث سے سوال کرے اور اصحاب الرائے سے نہ کرے۔ [مسائل الإمام أحمد رواية عبد الله: ۱/۴۳۸، رقم: ۱۵۷۵، بتحقیق: زهير الشاويش، طبع: المكتب الإسلامى]

امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن ھانی رحمہ اللہ [المتوفی: ۲۷۵ھ] فرماتے ہیں: سألت أبا عبد الله عن كتاب مالك، والشافعي، أحب إليك؟ أو كتب أبي حنيفة، وأبي يوسف؟ فقال: الشافعي أعجب إلي، هذا وإن كان وضع كتابا، فهؤلاء يفتون بالحديث، وهذا يفتي بالرأي، فكم بين هذين؟! مفہوم: میں نے امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کو امام مالک رحمہ اللہ و امام شافعی رحمہ اللہ کی کتاب زیادہ پسند ہیں؟ یا امام ابو حنیفہ و قاضی ابو یوسف کی کتب زیادہ پسند ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شافعی رحمہ اللہ مجھے زیادہ پسند ہیں۔ اگر وہ کوئی کتاب لکھیں تو یہ لوگ حدیث کے ذریعہ فتویٰ دیتے ہیں اور وہ رائے کے ذریعہ فتویٰ دیتے ہیں تو دونوں میں کتنا فرق ہے؟

[مسائل الإمام الأحمد بن حنبل روایة ابن هانی:۲/۱٦٤، رقم:۱۹۰۹، بتحقیق: زهیر الشاویش، طبع: المکتب الاسلامی]

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمہ اللہ لوگوں کو حدیث وآثار پر آمادہ کرتے تھے اور رائے و قیاس سے روکتے تھے، یہی وجہ رہی کہ اہل الرائے سے علم حاصل کرنے سے منع کرتے رہتے تھے اور اہل الحدیث سے علم اخذ کرنے کی ترغیب دیتے رہتے تھے، کیوں کہ آپ رحمہ اللہ اسی (اہل الحدیث) کے مذہب پر گامزن تھے، جن کی فقہ کی اصل حدیث وآثار پر ہے، والحمد للہ۔

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اہل الحدیث کی مدح بیان کرنا۔

امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی رحمہ اللہ [المتوفی:۔ ۴٦۳ھ] نے کہا:

حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحَنْبَلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَّالُ، قَالَ: أخبرنا أَبُو بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ: لَيْسَ قَوْمٌ عِنْدِي خَيْرًا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، لَيْسَ يَعْرِفُونَ إِلَّا الْحَدِيثَ. مفہوم: امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میری نظر میں اہل الحدیث سے بہتر کوئی نہیں، وہ حدیث کے علاوہ اور کسی چیز سے واسطہ نہیں رکھتے۔ [شرف أصحاب الحدیث للخطیب البغدادی:۱/٤۷-٤۸، رقم:۹۵، بتحقیق: محمد سعید خطی اوغلی، طبع: دار إحیاء السنة النبویة]

تنبیہ: اس اثر کی سند میں امام ابو بکر الخطیب البغدادی رحمہ اللہ اور عبدالعزیز بن جعفر رحمہ اللہ کے درمیان انقطاع ہے۔ البتہ اس اثر کی متصل سند کو امام ابو عبداللہ

عبد اللہ بن محمد بن بطۃ العکبری رحمہ اللہ نے ابو حفص عمر بن محمد بن رجاء (صدوق) کے طریق سے روایت کیا ہے۔ دیکھیں: [کتاب الإبانة الکبری لابن بطة: ۱۲۸/٦، رقم: ۴۰۳، بتحقیق: یوسف بن عبد اللہ بن یوسف الوابل، طبع: دار الرایة للنشر والتوزیع، الریاض، وسندہ حسن] لہٰذا یہ اثر امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ثابت ہے۔

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیساپوری رحمہ اللہ [المتوفی: ۴۰۵ھ] نے کہا:

سَمِعْتُ أَبَا الْحُسَيْنِ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ الْحَنْظَلِيِّ بِبَغْدَادَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدَ بْنَإِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيِّ يَقُولُ: "كُنْتُ أَنَا وَأَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ذَكَرُوا لِابْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ بِمَكَّةَ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ، فَقَالَ: أَصْحَابُ الْحَدِيثِ قَوْمُ سُوءٍ، فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ، فَقَالَ: زِنْدِيقٌ، زِنْدِيقٌ، زِنْدِيقٌ، وَدَخَلَ الْبَيْتَ. مفہوم: امام ابوالحسن احمد بن الحسن الترمذی رحمہ اللہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ! فلاں شخص کے پاس جب اھل الحدیث کا ذکر کیا گیا، تو اس شخص نے کہا اھل الحدیث بُری قوم ہے۔ جب ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یہ سنا تو آپ (غصہ) سے اُٹھ کھڑے ہوئے کپڑوں کو جھاڑا اور کہا، وہ زندیق ہے، زندیق ہے، زندیق ہے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ [کتاب معرفة علوم الحدیث للحاکم: ۴/۱، تعلیق: السید معظم حسین، طبع: دار الکتب العلمیة-بیروت، وسندہ حسن]

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

مفہوم: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔ [صحیح البخاری:۱/۱۱۶۷، رقم:۷۳۱۱، بتحقیق: رائد بن صبری إبن أبي علفة، طبع: دار الحضارة للنشر والتوزيع]

اس صحیح حدیث کی تشریح میں امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے ملاحظہ کریں:

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیساپوری رحمہ اللہ [المتوفی: ۴۰۵ھ] نے کہا:

سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْآدَمِيِّ بِمَكَّةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: وَسُئِلَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: إِنْ لَمْ تَكُنْ هَذِهِ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُورَةُ أَصْحَابَ الْحَدِيثِ فَلَا أَدْرِي مَنْ هُمْ. مفہوم: امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس طائفہ منصورہ سے مراد اهل الحدیث (محدثین) نہیں ہیں تو مجھے نہیں معلوم کہ یہ کون ہیں۔ [کتاب معرفة علوم الحديث للحاكم:۱/۲، تعليق: السيد معظم حسين، طبع: دار الكتب العلمية-بيروت، وسنده صحيح]

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ اهل الحدیث کا گروہ ہی سب سے زیادہ سیدھے راستے پر ہے، کیوں کہ ان کے یہاں حدیث و آثار کے علاوہ حجت نہیں پکڑی جاتی ہے اور رائے سے وہ بہت دور ہیں، والحمد للہ۔

اھل الحدیث اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کا احیاء کرتے ہیں، یہی وجہ رہی کہ جب امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سامنے اھل الحدیث کو بُرا کہا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے بُرا کہنے والے کو زندیق قرار دیا۔اسی طرح امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اھل الحدیث کو طائفہ منصورہ کہا جس کی بشارت زبانِ نبوی سے ثابت ہے اور یہی امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مذہب ہے، والحمد للہ۔

قارئین کرام! معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ کا مذہب اھل الحدیث کا مذہب ہے، جس کی جڑیں حدیث و آثار ہیں اسی پر اس مذہب کی فقہ مبنی ہے، بعض لوگ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ آپ چار مذاہب میں کسی ایک مذہب کے متبع نہیں ہیں تو یاد رکھنا چاہیے کہ چار مذاہب تو ۴۰۰ صدی ہجری کے بعد رواج میں آئے اس سے پہلے دو ہی مدرسہ تھے ایک اھل الحدیث اور اہل الرائے کے، جن چار مذاہب کی آپ بات کرتے ہیں ان میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب خود اھل الحدیث کا مذہب ہے تو ہم تو اسی مذہب پر گامزن ہیں جس پر جمہور ائمہ محدثین ثقات موجود ہیں، والحمد للہ۔

اس کے علاوہ اہل الرائے کے مذہب میں حدیث و آثار کی قلّت ہے یہی وجہ ہے کہ اہل الرائے کے مذہب کے مسائل اکثر حدیث و آثار کے مخالف ہوتے ہیں، لیکن مذہب اھل الحدیث میں جتنے بھی ائمہ ہیں ان کا عقیدہ ایک ہے سوائے فروع میں اختلاف کے، اور اختلاف ہوا کیوں اس کی وجہ شروع میں ذکر کر دی گئی، حدیث کے نہ پہنچنے پر یا اس حدیث کی صحت اس امام کے نزدیک درست نہیں ہونے پر وغیرہ

وجوہات کی بناء پر لیکن اعتقادی طور پر اہل الحدیث کا عقیدہ ایک ہے جن میں ائمہ ثلاثہ ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالی سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اہل الحدیث کے مذہب پر گامزن رکھیں، آمین۔



حررہ:

أبو خبيب محمد حذيفة

01/07/2024

تعریف رسالہ

رسالہ ہذاائمہ ثلاثہ کا مذہب لکھنے کا مقصود یہ ہے کہ لوگوں کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ائمہ ثلاثہ یعنی امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تینوں ائمہ کا منہج ایک ہے جس منہج پر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین عظام و صحیح العقیدہ تبع تابعین وغیرہ گامزن تھے اور وہ منہج اہل الحدیث کا منہج اور مدرسہ ہے، لفظ اہل الحدیث پر ائمہ کا اجماع ہے یہ تمام باطل فرقوں خصوصا اہل الرائے کے مقابلے میں صحیح العقیدہ ائمہ نے اس نام کو اپنا شعار بنا لیا اور اسی پر جمع ہو گئے، والحمد للہ۔

ائمہ ثلاثہ اور ان کے اصحاب کا مذہب اہل الحدیث کا مذہب ہے، اس رسالہ میں ان حضرات کا رد موجود ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اہل الحدیث کا مذہب کوئی مذہب نہیں ہے مذہب تو صرف چار ہیں، تو عرض ہے کہ چار مذاہب ۴۰۰ صدی ہجری کے بعد رواج میں آئے اس سے پہلے سارے صحیح العقیدہ ائمہ اہل الحدیث کے مذہب و منہج پر تھے اسی میں ائمہ ثلاثہ اور ان کے اصحاب بھی تھے، تو ہم اہل الحدیث اسی منہج پر گامزن ہیں جس منہج پر ائمہ ثلاثہ موجود تھے۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ ہم سب کو اسی مذہب و منہج پر گامزن رکھے، آمین یارب العالمین۔

ابو خبیب

الناشر

ایچ گرافیک، لکھنؤ

+91-7007498006